پروفیسر خالد شبیر احمد

اکابر احرار عدالت کے کٹہرے میں

وہ دیوانے آزادی کے تھے' کون کہ جانوں پر کھیلے
گنجشکِ حریت کو کس نے شہپر باندھا شہباز کیا

☆مولانا ابوالکلام آزادؒ:

''تاریخ کی سب سے بڑی ناانصافیاں میدانِ جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں میں ہوئی ہیں۔ یقیناً میں نے کہا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے۔لیکن اگر میں یہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں۔ میں نہیں جانتا کہ کیوں مجھ سے توقع کی جائے کہ ایک چیز کو اس کے اصل نام سے نہ پکاروں۔ میں سیاہ کو سفید کہنے سے انکار کرتا ہوں۔ میں یقیناً یہ کہتا رہا ہوں کہ ہمارے فرض کے سامنے دو ہی راہیں ہیں۔ گورنمنٹ ناانصافی اور حق تلفی سے باز آجائے' اگر باز نہیں آسکتی تو مٹادی جائے۔ میں نہیں جانتا کہ اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے؟ یہ تو انسانی عقائد کی اتنی بڑی سچائی ہے کہ صرف پہاڑ اور سمندر ہی اس کے ہم عمر کہے جاسکتے ہیں، جو چیز بُری ہے اسے یا تو درست ہو جانا چاہیے یا مٹ جانا چاہیے۔تیسری بات کیا ہوسکتی ہے۔ جب میں اس گورنمنٹ کی برائیوں پر یقین رکھتا ہوں تو یقیناً یہ دعا نہیں مانگ سکتا کہ درست بھی نہ ہو اور اس کی عمر بھی دراز ہو۔ میں نے پچھلے سالوں بجز ۱۲۴ الف کی مخالفت کے اور کوئی کام نہیں کیا۔مسٹر مجسٹریٹ! اب میں اور زیادہ وقت کورٹ کا نہیں لوں گا۔ یہ تاریخ کا ایک دلچسپ اور عبرت ناک باب ہے' جس کی ترتیب میں ہم دونوں یکساں طور پر مشغول ہیں۔ ہمارے حصے میں یہ ملزموں کا کٹہرا آیا ہے اور تمہارے حصے میں وہ مجسٹریٹ کی کرسی۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس کام کے لیے وہ کرسی اتنی ہی ضروری ہے جس قدر یہ کٹہرا۔آؤ اس یادگار بننے والے کام کو جلد ختم کردیں۔مؤرخ ہمارے انتظار میں ہے اور مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے۔ہمیں جلد از جلد یہاں آنے دو اور تم بھی جلد از جلد فیصلہ لکھتے رہو۔ابھی کچھ دنوں یہ کام جاری رہے گا یہاں تک کہ ایک دوسری عدالت کا دروازہ کھل جائے گا۔ یہ خدا کے قانون کی عدالت ہے۔ وقت اس کا جج ہے اور وہ فیصلہ لکھے گا اور اسی کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا۔''(''قولِ فیصل''۔۱۱رجنوری ۱۹۲۲ء)

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ:

''آپ میری زبان قطع کرسکتے ہیں لیکن مجھ سے یہ حق نہیں چھین سکتے کہ میں ہندوستانیوں کو انقلاب کی دعوت دوں اور انھیں اس پر ابھاروں کہ وہ اپنی آزادی کا مطالبہ کریں۔''(ڈھاکہ۔۱۹۳۱ء)

☆رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ:

''میرا عقیدہ ہے کہ سطح ارضی کے اجلے دامن پر برطانوی حاکمیت معصیت کا ایک سیاہ داغ ہے اور اس داغ کا دھونا اگر جرم ہے تو میں اقرار جرم کرتا ہوں۔ کہیے آپ کے قانون کی کیا منشا ہے۔''(لدھیانہ۔۱۹۳۰ء)

☆ مفکرِ احرار چودھری افضل حقؒ:

’’میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔ میں نے تو اس غلطی کے خلاف احتجاج کیا ہے جو ہندوستان نے غلامی کی صورت میں اختیار کی ہوئی ہے۔‘‘ (ہوشیار پور۔۱۹۲۱ء)

☆ شورش کاشمیریؒ:

’’مجھے اعتراف ہے کہ میرے الفاظ کی شدت سے قانون کے ماتھے پر برہمی پیدا ہوگئی ہے۔ لیکن میں کیا کروں خود میرا دماغ اپنے ملک کی غلامی کے تصور سے زخمی ہے اور مجھے اس سے گھن آتی ہے کہ میری قوم نے زنجیروں کو ہی زندگی کا سہارا بنالیا ہے۔ مجھے خوشی ہوگی اگر یہ عدالت جو ہندوستانی کہلاتی ہے‘ کرسی چھوڑ کر ملزموں کے کٹہرے میں آ جائے اور سوچے تو یہ اس کے لیے تاریخ کی منصفانہ پکار ہے۔‘‘ (ملتان۔۱۹۳۹ء)

☆ ضیغمِ احرار شیخ حسام الدینؒ:

’’اگر یہ کہنا جرم ہے کہ برطانیہ ہندوستان سے دستبردار ہوجائے تو میں عدالت کو اپنے فیصلے سے مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس عقیدے کی اشاعت کو اپنا کاروبار بنالیا ہے کہیے سرکار کی کیا مرضی ہے؟

(لاہور۔دسمبر ۱۹۳۹ء)

☆ زعیم احرار ماسٹر تاج الدین انصاریؒ:

’’اگر مجھ میں ضمیر کی سچائی کا جوہر نہ ہوتا تو میں آپ کی غلامی کا اقرار کر لیتا۔‘‘ (لدھیانہ۔۱۹۲۱ء)

☆ شہید احرار مولانا گل شیر شہیدؒ:

’’مسٹر مجسٹریٹ! آپ مسلمان ہیں اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں نے قانون دفاع ہند کی دفعہ ۲۸ کو توڑا ہے۔ جی ہاں! لیکن آپ نے برطانوی غلامی قبول کر کے خدائی قانون سے بغاوت کی ہے۔‘‘

(میانوالی۔نومبر ۱۹۳۹ء)

☆ مولانا احسن عثمانیؒ:

’’آپ میرے لیے خواہ کچھ سزا تجویز کریں لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ اس جنگ میں بحیثیت ہندوستانی برطانوی شہنشاہیت کا دفاع ملک اور قوم کے ضمیر سے غداری ہے۔‘‘ (سرگودھا۔۱۹۴۱ء)

☆ مولانا غلام غوث ہزارویؒ:

’’میرا ایمان ہے کہ تاریخ نے اپنی گود میں برطانوی شہنشاہیت سے بڑھ کر شرف ومجد انسانی کا کوئی دشمن نہیں پالا۔‘‘ (ہزارہ۔۱۹۴۰ء)

☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ:

’’میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو مقدمہ مجھ پر بنایا ہے اس نے میرے حوصلوں کو شکست نہیں دی‘ بلکہ مجھے یقین ہوگیا ہے کہ برطانوی سامراج چہرۂ امروز پر برص کا داغ ہے۔‘‘

☆ سردار محمد شفیعؒ (سالار اعلیٰ مجلس احرار اسلام ہند)

''جب میں اس عدالت کو عدالت ہی تسلیم نہیں کرتا تو پھر بیان کیسا؟''

☆ غازی محمد حسینؒ (سالار اعلیٰ مجلس احرار اسلام پنجاب):

''مسٹر مجسٹریٹ! آپ جسے جرم سمجھ رہے ہیں وہ تو سچائی کا اظہار ہے میں نے سزا سن کر فیصلہ کرلیا ہے کہ جب تک زندہ ہوں اس کی اشاعت میرے نصب العین میں داخل رہے گی۔'' (لدھیانہ۔۱۹۲۱ء)

☆ صوفی عنایت محمد پسروریؒ:

''قانون دفاع ہند، انسانی ضابطہ ہے۔ اور قرآن مجید ربّانی ضابطہ ہے قرآن کی پکار پر انسان کے قانون کو توڑا ہے۔'' (راولپنڈی۔۱۹۳۹ء)

☆ حافظ علی بہادر خاںؒ:

''مجھے فخر ہے کہ میں نے اپنی قوم کے دل ودماغ میں انقلاب کے تخم کی آبیاری کی ہے اور یہی ایک مقصد ہے، جس کی آرزو مجھے عدالت کے کٹہرے میں کشاں کشاں لے آئی ہے۔'' (سرگودھا۔۱۹۴۱ء)

☆ عبدالغفور انوریؒ:

''جس حکومت کے اعوان وانصار نے غلافِ کعبہ جلایا ہو، میں اس کی طرف اشتراک کا ہاتھ کیسے بڑھا سکتا ہوں۔'' (ملتان۔۱۹۳۹ء) (ماخوذ ''ترجمان احرار''، روزنامہ ''آزاد'' لاہور۔۲۶؍جنوری ۱۹۴۷ء)

عالمی شہرت یافتہ صحافی ڈاکٹر جاوید کنول کے خلاف قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد کے خطبۂ جمعہ کا جواب

جھوٹا کون؟

ایک ایمان افروز کتاب جس میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ڈنمارک سے شائع ہونے والے توہین آمیز خاکوں میں سازش کے اصل کردار قادیانی لابی کے مکروہ عزائم بے نقاب ہوتے ہیں۔ فرزندانِ توحید اور کارکنانِ تحریک ختم نبوت اس کتاب کو گھر گھر پہنچا کر قادیانیت (احمدیت) کا اصل چہرہ آشکار کرنے میں اپنا دینی وقومی فریضہ ادا کریں۔

پاکستان میں ہدیہ:-/75 روپے تاجران وتبلیغی مقاصد کیلئے خصوصی رعایت

برطانیہ میں رابطہ کے لیے: 0039339855743 Fax:0039047192519

jangitaly@yahoo.co.uk, arpublisher@yahoo.co.uk

پاکستان میں رابطے کے لیے: بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961

مکتبہ معاویہ جامع مسجد روڈ چیچہ وطنی 040-5482253

ahrarkhatmenubuwwat@yahoo.com,

mrameez_34@hotmail, mrameez_34@yahoo.com